روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
منگل 21 دسمبر 2004ء 8 ذیقعد 1425 ہجری 21 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 287

مظلوموں کا حامی

ابوجہل نے ابن الغوث اراشی سے ایک اونٹ خریدا اور رقم دینے میں پس وپیش کرنے لگا اس نے مکہ میں قریش کے سرداروں سے مدد طلب کی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا۔ آپؐ اس کے ساتھ ابوجہل کے گھر گئے اور آپؐ کے کہنے پر وہ فوراً رقم لے آیا۔ اور بعد میں بتایا کہ میں نے رسولؐ اللہ کے سر کے پاس خونخوار اونٹ دیکھا تھا۔ اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے چیر پھاڑ دیتا۔

(سیرت ابن ہشام امر الاراشی جلد 1ص 389)

کمزوروں اور بے سہاروں سے حسن سلوک کرنے سے متعلق پُرمعارف خطبہ جمعہ

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ موجود ہے

آپؐ کے نمونہ پر چل کر بے سہاروں اور کمزوروں سے حسن سلوک کرنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 دسمبر 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17۔ دسمبر 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے قرآن کریم اور احادیث نبویہ نیز ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں کمزوروں اور بے سہاروں سے حسن سلوک کرنے کی اہمیت بیان فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر 22 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی پوچھنے والے کو جواب دیا کہ تم جو آنحضرت ﷺ کے اخلاق عالیہ کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔ کیا قرآن کریم میں نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول تو یقیناً اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ نمونے وہ بنا کرتے ہیں جو کسی چیز کے اعلیٰ مقام پر ہوں جنہوں نے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے ہوں۔ آنحضرت ﷺ کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نبی ہر معاملے میں اعلیٰ نمونہ ہے چاہے وہ گھریلو معاملات ہوں یا قومی وملی معاملات یا اعلیٰ روحانی معاملات ہوں یا اللہ کا قرب پانے کی باتیں ہوں یہی ایک نمونہ ہے جو تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اس لئے ہر وہ شخص جس کو اللہ کی ذات پر یقین ہے اور اس بات پر امید رکھتا ہے کہ آخرت کا دن مقرر ہے جہاں حساب کتاب ہوگا اور اس کی تیاری کیلئے اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے اس کو ان راستوں پر چلنا ہوگا جن پر چل کر آنحضرت ﷺ نے ہمیں دکھایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا جو بلند مقام ہے اور جو اعلیٰ نمونے آپ نے قائم کئے ہیں ان کو تو مکمل طور پر بیان کرنا ممکن نہیں۔ صرف چند مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ اور ان مثالوں میں بھی صرف ایک خلق بیان کروں گا یعنی کمزوروں اور بے سہاروں سے آنحضرت ﷺ کا سلوک کیسا تھا۔ چنانچہ حضور انور نے احادیث کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی کمزوروں اور مسکینوں کے ساتھ شفقت اور حسن سلوک کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی نظر میں عاجزوں اور مسکینوں کا یہ مقام تھا کہ آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے حالت مسکینی میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں موت دے اور قیامت کے روز زمرۂ مساکین میں اٹھانا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اے عائشہ کسی مسکین کو نہ دھتکارنا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دینا پڑے۔ انہیں اپنا محبوب رکھنا۔ انہیں اپنے قرب سے نوازنا۔ اللہ قیامت کے دن تجھے اپنے قرب سے نوازے گا۔ آنحضرت ﷺ کسی غریب اور خادم پر ظلم ہوتا دیکھ لیتے تو آپ کا دل تڑپ جاتا۔ آپؐ نے غلاموں کو بحیثیت انسان شرف اور اعلیٰ مقام دلوایا۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری بعثت کا مقصد اعلیٰ اخلاق کی تکمیل ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کمزوروں پر رحم کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرتا ہے۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ نیز فرمایا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود کا بھی یہ ارشاد ہے کہ اگر اللہ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں میں تلاش کرو۔ اہل تقویٰ کی شرط یہ ہے کہ وہ غربت اور مسکینی سے زندگی بسر کرتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے ایک دوسرے کو نظر استخفاف سے دیکھیں یا حقارت سے دیکھیں۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ مکرم اور معزز وہ ہے جو متقی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے کمزور مخلوق کی دلداری کے جو نمونے قائم کئے ہیں۔ یہ نمونے کبھی پرانے ہونے والے نہیں۔ آج بھی اگر اللہ کے فضلوں کو سمیٹنا ہے۔ اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو آنحضرت ﷺ کے نمونوں پر چلنا ہوگا۔ آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے اردگرد کے ماحول میں کمزوروں اور بے سہاروں کو تلاش کر کے ان سے حسن سلوک کرے۔

ایم ٹی اے کی خصوصی نشریات

(پاکستانی وقت کے مطابق)

24 دسمبر 2004ء

ایم ٹی اے کی براہ راست نشریات کا آغاز فرانس سے 5 بجے شام ہوگا۔ خطبہ جمعہ حسب معمول 6 بجے شام ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

26 دسمبر 2004ء

فرانس سے Live نشریات کا آغاز ایک بجے دوپہر ہوگا۔ جلسہ سالانہ فرانس سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب 2 بجے دوپہر نشر ہوگا۔

28 دسمبر 2004ء

Live نشریات کا آغاز 30-2 بجے دوپہر ہوگا۔ جبکہ جلسہ سالانہ سے حضور کا اختتامی خطاب 3:00 بجے بعد دوپہر نشر ہوگا۔

31 دسمبر 2004ء

Live نشریات 5:30 پر شروع ہوں گی اور حضور کا خطبہ جمعہ 6 بجے شام نشر ہوگا۔

7 جنوری 2005ء

سپین سے براہ راست نشریات کا آغاز 30-5 شام ہوگا۔ جبکہ خطبہ جمعہ حسب معمول 6 بجے شام نشر ہوگا۔ احباب کثرت سے استفادہ فرمائیں۔

(نظارت اشاعت)

درخواست دعا

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں تحریر فرماتے ہیں ۔ خاکسار کو جلسہ سالانہ یو۔کے کے بعد لندن میں 6/ اگست 2004ء کو دل کا حملہ ہوا آغاز میں ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کر دیا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور دل متحرک ہو گیا۔ اسی دن سینٹ پیٹر ہسپتال لندن میں ایک Vein کی اینجیو پلاسٹی کر دی گئی۔ 27 ستمبر کو دوسری Veins کا علاج کیا گیا اور 8 دسمبر کو بخیریت پاکستان پہنچ گیا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص توجہ، شفقت دعاؤں اور احباب جماعت کی دعاؤں سے اب

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

دعوت الی اللہ ایک احمدی کا بنیادی کام ہے۔ دعوت الی اللہ میں تسلسل، مستقل مزاجی، حکمت اور دعاؤں سے کام لیں

دعوت الی اللہ کے لئے عمل صالح بھی بہت ضروری ہے

ایک احمدی کی کوئی غلط حرکت ایک اچھے دعوت الی اللہ کرنے والے کے کام پر بھی اثر انداز ہوتی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 8/ اکتوبر 2004ء بمطابق 8/ اخاء 1383 ہجری شمسی بمقام بیت الرحمٰن۔ گلاسگو، (سکاٹ لینڈ۔ برطانیہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النحل آیت نمبر 126 تلاوت کی اور فرمایا اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو سب سے زیادہ جانتا ہے اور ہدایت پانے والوں پر بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

اس آیت سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ کس مضمون پر میں کچھ کہنے والا ہوں۔ چند ماہ پہلے بھی اسی مضمون یعنی دعوت الی اللہ پر تفصیل سے روشنی ڈال چکا ہوں لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ تو ایک احمدی کا بنیادی کام ہے اور اس کی طرف جتنی بھی توجہ دلائی جائے کم ہے۔ لندن سے چلتے وقت میرے ذہن میں تھا کہ ملک کے اس حصے میں جماعت کی تعداد بہت کم ہے اور اس طرف جماعت کو توجہ دلانی چاہئے۔ اب کچھ اسائلم (assylum) لینے والے لوگ بھی یہاں آ رہے ہیں۔ اور اس وقت کافی آ چکے ہیں۔ یعنی جو پرانی تعداد تھی اس سے گزشتہ چار سالوں میں دگنی سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اگر آپ سب لوگ صحیح طریق پر اس طرف توجہ دیں اور دعوت الی اللہ کریں تو دنیا کمانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔ گو کہ تمام برطانیہ میں بلکہ تمام مغربی ممالک میں ہی یہ کمی ہے کہ جس طرح دعوت الی اللہ ہونی چاہئے اس طرح نہیں ہو رہی۔ جس طرح پیغام پہنچانا چاہئے اس طرح نہیں پہنچایا جا رہا۔ لیکن بہرحال مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ سکاٹ لینڈ والوں کو اس طرف توجہ دلانی چاہئے، یہاں رہنے والے احمدیوں کو اس میدان میں آگے آنے کے بارے میں کچھ کہنا چاہئے۔ پھر مجھے امیر صاحب نے سفر کے دوران ہی بتایا کہ یو۔کے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرائیڈے دی ٹینتھ (Friday the 10th) کا جو پہلا خطبہ دیا تھا وہ یہاں اس جگہ پر دیا تھا۔ جب آپ یہاں اس (۔) کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے۔ تو مجھے یہ خیال آیا کہ اُس خطبے کو بھی دیکھنا چاہئے کہ آپ نے یہاں کی جماعت کو اُس وقت، آج سے 19 سال پہلے، کیا نصیحت فرمائی تھی۔

یہ خطبہ 10 مئی 1986ء کا تھا۔ جب میں نے دیکھا تو اس میں آپ نے تفصیل سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کیا اور یہ کہ کس طرح مختلف حالات سے گزرتے ہوئے امید اور ناامیدی کی حالت سے گزرتے ہوئے یہ مشن ہاؤس خریدا گیا تھا۔ پھر آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے سورۃ فاتحہ کے حوالے سے بتایا کہ ایک بیج ہے جو ہم نے ڈالا ہے اور اس نے پھلنا ہے اور پھولنا ہے، انشاء اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ اس افتتاح سے ہم ایک بنیادی اینٹ رکھ رہے ہیں اور اس اینٹ پر آئندہ چل کر وہ عظیم الشان محل تعمیر ہونے ہیں جن پر دنیا بسیرا کرے گی۔ اور پھر آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا کہ آج اس جمعہ میں تمام احمدی یہ عہد کریں کہ ہم نے خدا کی مرضی کے مطابق زندہ رہنا ہے اور مرنا ہے اور دین (۔) کا پیغام تمام دنیا میں پھیلانا ہے اور ہم پھیلائیں گے۔ اور فرمایا کہ یہ دعاؤں کے ذریعے سے ہی انجام پائے گا اور اپنے اوپر جنونی کیفیت طاری کرنے سے ہی انجام پائے گا۔ پھر آپ نے سکاٹ لینڈ کی جماعت کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب نے اپنے آپ کو اشاعت حق کے لئے وقف کرنا ہے اور اپنے آپ کو اس میں جھونک دینا ہے۔ آج آپ یہ فیصلہ کر کے اٹھیں کہ آپ سکاٹ لینڈ کو خدا اور اس کے دین کے لئے فتح کر کے چھوڑیں گے۔

تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بھی یہاں آ کر اسی مضمون پر خطبہ دینے کا دیکھ کر اور پھر مجھے بھی چلنے سے پہلے اس مضمون پر خطبہ دینے کا خیال آنے سے، مَیں اس بات پر اور بھی زیادہ مضبوط ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اس ملک کے اس حصے میں دعوت الی اللہ میں تیزی پیدا کریں۔ کوشش کریں گے اور دعا کریں گے اور جنون کی کیفیت پیدا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ ابھی تک یہاں کی مقامی جماعت میں صرف بارہ احمدی ہیں اور آخری بیعت اسی سال مارچ 2004ء میں ہوئی تھی جس میں ایک خاتون اپنی تین بیٹیوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہوئی تھیں۔ گویا اس سے پہلے صرف آٹھ مقامی احمدی تھے۔ لیکن میں جو مختلف جگہوں پر گیا ہوں ان لوگوں کی شرافت دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر صحیح طور پر پیغام پہنچایا جائے تو یہاں احمدیت کافی پھیل سکتی ہے۔ اب آپ کی تعداد بھی 1985ء کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اگر آپ کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا نہ فرمائے۔ سچے دل سے کی گئی کوشش کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ آپ لوگوں کو صرف حکمت کے ساتھ چلنے کے طریقے اختیار کرنے پڑیں گے۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت الی اللہ کرو۔ نئے راستے نکالو تو تمہیں کامیابیاں ملیں گی۔ اب یہاں عموماً لوگ سادہ ہیں اور سب سے اچھی بات ہے کہ نسبتاً باقی ملک سے زیادہ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے ہیں۔ جب یہ لوگ آپ کو ایک مذہب کے ماننے والے کی حیثیت سے جانیں گے تو پھر یقیناً بعض سوال بھی ان کے دلوں میں پیدا ہوں گے۔ .... تو جب آپ ذاتی رابطوں سے آہستہ آہستہ اس بھیانک

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تصویر کو ان لوگوں کے ذہنوں سے زائل کریں گے تو یہ آپ کے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ آپ کو دوسروں سے مختلف سمجھیں گے۔ اور یہ رابطے کرنے کے لئے جو بہت سے اسائلم لینے والے یہاں آئے ہوئے ہیں انہیں کام وغیرہ کرنے کی بجائے، خاص وقت سے زیادہ تو کام کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر یہاں بھی وہی قانون ہے تو، وہ یہاں بوڑھوں سے بھی رابطے کریں، ان کے لئے تحفے لے کر جائیں، ان کے پاس بیٹھیں، ان سے ہمدردی کریں۔ یہ بھی مغرب کا بڑا محروم طبقہ ہے۔ ان کے اپنے عزیز رشتے دار، بچے ان کو بوڑھوں کے گھروں میں چھوڑ جاتے ہیں Old people House جسے یہ کہتے ہیں۔ بعضوں کو تو سنا ہے بعض ملکوں میں کئی کئی ہفتے کوئی عزیز رشتے دار نہیں پوچھتا۔ ان بوڑھوں سے جب آپ تعلقات پیدا کریں گے تو ان کی ہمدردی کے ساتھ ساتھ بہت سارے لوگ ہیں جن کو زبان بھی صحیح طریق سے نہیں آتی آپ اپنی زبان بھی بہتر کر رہے ہوں گے۔ غیر محسوس طریقے پر آپ ان کے پاس بیٹھ کے زبان بھی سیکھ جائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے اس جذبہ ہمدردی اور خدمت خلق سے ان کے بعض عزیز بھی آپ کے قریب آ جائیں۔ تو یہ رابطے بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس طرح اور بھی بہت سارے مختلف راستے ہیں۔ کوشش ہو تو آدمی تلاش کر سکتا ہے جو آپ کو حالات کے مطابق نکالنے ہوں گے۔ ہمسایوں سے حسن سلوک ہے، ان کی مدد ہے، ان کے تہواروں پر عیدوں وغیرہ پر (کچھ لوگ تو یہ کرتے بھی ہیں لیکن سارے نہیں کرتے) ان کے لئے تحفے وغیرہ لے کر جائیں ان کو بلائیں، دعوت دیں۔

ہماری عموماً یہ عادت ہے کہ ایک مہم کی صورت میں، مہینے میں ایک دفعہ یا دو مہینے میں ایک دفعہ ایک (۔) ڈے منا لیتے ہیں۔ یا سال میں ایک دو دفعہ ہفتہ منا کر اس میں کچھ حد تک لٹریچر تقسیم کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے حق ادا کر دیا۔ یہ طریق میرے نزدیک ایک حد تک تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ ان کو جب بھی کوئی معلومات یا تعارف آپ پمفلٹ کی صورت میں دیتے ہیں تو پھر اس کی مدد سے آگے رابطے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ تو پیسہ خرچ کرنے والی بات ہے۔ پھر ایک تسلسل سے یہ چھوٹے پمفلٹ، ان لوگوں تک جن کو دلچسپی ہے ان تک پہنچنے چاہئیں۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ آجکل .... جو تصور قائم کیا ہوا ہے، اس کے ردّ کے لئے، صحیح تعلیم کے لئے حضرت مسیح موعود کی زبان میں یہ پمفلٹ پہنچنے چاہئیں، یہ پیغام پہنچنا چاہئے۔ ایک ورقہ یا دو ورقہ ان لوگوں تک پہنچے جس میں حضرت مسیح موعود کا دعویٰ وغیرہ ہو۔ اور جیسا کہ میں نے کہا، تسلسل سے یہ پیغام پہنچتے رہنا چاہئے۔ حالات کے مطابق، حکمت سے، پمفلٹ تقسیم کئے جائیں جو عموماً دیئے بھی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا بعض جگہوں پر کوشش ہوتی ہے لیکن وہی بات ہے کہ تسلسل قائم نہیں رہتا، رابطے قائم نہیں رہتے اور آپ کی اچھی نصیحت کا حکمت کے ساتھ پھینکا ہوا ایک قطرہ لوگوں پر گرتا ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا تسلسل نہ ہونے کی وجہ سے وہیں وہ قطرہ خشک بھی ہو جاتا ہے۔ اور تسلسل سے گرتے رہنے کی وجہ سے پانی کا جو بہاؤ ہوتا ہے وہ بہاؤ نہیں رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کی شاذ ہی نوبت آتی ہے کہ ایسی دلیل کے ساتھ بحث کرو جو بہترین ہو۔

اس لئے قرآن کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کریں۔ حکمت سے کریں، ایک تسلسل سے کریں، مستقل مزاجی سے کریں، اور ٹھنڈے مزاج کے ساتھ، مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے چلے جائیں۔ دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور دلیل کے لئے ہمیشہ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود کی کتابوں سے حوالے نکالیں۔ پھر ہر علم، عقل اور طبقے کے آدمی کے لئے اس کے مطابق بات کریں۔ خدا کے نام پر جب آپ نیک نیتی سے بات کر رہے ہوں گے تو اگلے کے بھی جذبات اَور ہوتے ہیں۔ نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کی گئی بات اثر کرتی ہے۔ ایک تکلیف سے ایک درد سے جب بات کی جاتی ہے تو وہ اثر کرتی ہے۔ تمام انبیاء بھی اسی اصول کے تحت اپنے پیغام پہنچاتے رہے۔ اور ہر ایک نے اپنی قوم کو یہی کہا ہے کہ میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، نیک باتوں کی طرف بلاتا ہوں اور اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ یہی ہمیں قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے۔

اس آیت کے آخر پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم انتہائی محنت، انتہائی ہمت اور تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے یہ کام کرو گے تو اللہ تعالیٰ نیک فطرتوں کو تمہارے ساتھ ملاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ کیونکہ اس کے علم میں ہے کہ کس نے ہدایت کا راستہ اختیار کرنا ہے اور کون ہے جو چکنا گھڑا ہے جو بھی پانی پھینکو گے وہ نیچے بہہ جائے گا۔ .... لیکن تمہارا کام یہ ہے کہ اتمام حجت کرو، اپنا پورا زور لگاؤ پھر معاملہ خدا پر چھوڑو تمہارا کام یہ ہے کہ دعوت الی اللہ کرتے رہو۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ پہ چھوڑنا ہے تو حکمت اور دانائی سے کرتے رہو اور ان تمام شرائط کے ساتھ کرتے رہو جو اللہ تعالیٰ نے مختلف مواقع پر بیان فرمائی ہیں جن کا میں نے مختصر ذکر بھی کیا ہے۔ تو فرمایا کہ تبھی تم کہہ سکتے ہو کہ (۔) یعنی میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ ورنہ یہ فرمانبرداری کے دعوے کیسے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے دعوے کیسے ہیں۔ بہرحال اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ جو ہو چکا وہ ہو گیا، جو گزر گیا وہ گزر گیا لیکن آئندہ کے لئے ہمیں نئے عہد کرنے ہوں گے اور جیسا کہ میں نے کہا حکمت اور دانائی کی باتیں سیکھنے کے لئے قرآن پڑھنے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے جو قرآن و حدیث کی تشریح اور مزید وضاحتیں ہیں، ان کی طرف توجہ دینی ہو گی اس کے بارے میں میں تفصیلی خطبات پہلے بھی دے چکا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس (۔) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا تعالیٰ نے حکمت رکھا ہے۔ (۔)

(الحکم جلد 7 نمبر 9۔ مورخہ 10/مارچ 1903ء صفحہ 8)

تو یہ حکمت جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا، ہم سب کو اختیار کرنی ہو گی۔ اپنے دوستوں کا حلقہ وسیع کرنا ہو گا۔ پھر ایک تعارف سے دوسرے تعارف نکلتے چلے جائیں گے۔ اور جب لوگ آپ کو ایک امن پسند اور ٹھنڈے مزاج کا آدمی سمجھتے ہوئے تعارف حاصل کریں تو یقیناً یہ تعارف مزید مضبوط رابطوں میں تبدیل ہوں گے اور پھل لانے والے ثابت ہوں گے۔

لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ حکمت اور بزدلی میں فرق ہے۔ حکمت دکھانی ہے اپنے دین کی غیرت رکھتے ہوئے۔ اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''آیت (۔) کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنت کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کر لیں''۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 305 حاشیہ)

یعنی حکمت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بزدلی دکھائی جائے، یہ نہیں ہے کہ اپنے قریب لانے کے لئے جو ہماری تعلیم نہیں ہے اس میں بھی ہاں میں ہاں ملائی جائے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں تو اس وقت چپ ہو جائیں کہ اس کو حکمت سے قریب لانا ہے۔ یہ تو پھر شرک کے مددگار بننے والی بات ہو جائے گی۔ اور بہت سارے طریقے اور جواب ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: **''یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں''۔** جو اس طرح سخت کلامی کرتا ہے اس کے منہ سے پھر اچھی باتیں نہیں نکلتیں۔ ''غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب

نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بڑھتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 104 جدید ایڈیشن)

اب ہمارے خلاف یہی غصہ اسی لئے جنون کی حد اختیار کر گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ دلوں کی کچھ خواہشیں اور میلان ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کسی وقت بات سننے کے لئے تیار رہتے ہیں اور کسی وقت اس کے لئے تیار نہیں ہوتے اس لئے لوگوں کے دلوں میں ان میلانات کے تحت داخل ہوا کرو اور اسی وقت اپنی بات کہا کرو جبکہ وہ سننے کے لئے تیار ہوں۔ اس لئے کہ دل کا حال یہ ہے کہ جب اس کو کسی بات پر مجبور کیا جائے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے (یعنی بات قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے)۔ (کتاب الخراج ۔ ابو یوسف)

تو یہ ہے حکمت کہ جب بعض حالات ایسے ہوتے ہیں، بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ اس وقت بات کرنی چاہئے جب دل بات سننے کی طرف مائل ہو۔ اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ اپنے رابطے بڑھائیں۔ مستقل مزاجی ہو، ایک تسلسل ہو تو جب ہی پتہ لگے گا کہ کس وقت کسی کے دل کی کیا کیفیت ہے۔ پھر ایم ٹی اے پہ لایا جا سکتا ہے، مختلف پروگرام دکھائے جائیں، مختلف وقتوں میں آتے ہیں کسی وقت کسی کو کوئی پروگرام پسند آ سکتا ہے اور یہ نہیں ہے کہ یہاں کے لوگوں کو ہمارے پروگراموں سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اسکنتھورپ (Scunthorp) مَیں گیا ہوں تو وہاں ڈاکٹر مظفر صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کا ایک انگریز وہاں واقف ہے جو تقریباً باقاعدہ جمعے کے خطبہ سنتا ہے، اور شام کو دوبارہ ریکارڈنگ آتی ہے تو گھر والوں کو یا اس کی جب بیوی پوچھے تو کہتا ہے کہ میں فرائیڈے سرمن (Friday Sermon) سن رہا ہوں۔ وہ عیسائی ہے اور باتوں کا اثر لیتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے اس نے بعض خطبات کے مضمون بیان کئے کہ یہ بڑی اچھی وقت کی ضرورت ہے۔ جو خطبات بھی آتے ہیں وہ صرف جماعت کے لئے وقت کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کے لئے وہ فائدہ مند ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا مزید سینہ کھولے اور اس کو احمدیت قبول کرنے کی بھی توفیق ملے۔ تو بہر حال ایم ٹی اے بھی آجکل (دعوت الی اللہ) کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو آج سے 18-19 سال پہلے آپ کے پاس نہیں تھا۔ یہ اسی وقت سنا جائے گا جب آپ لوگوں کے قریبی رابطے ہوں گے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''چاہئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے۔ پھر کبھی اتفاق ہو تو پھر سہی''۔

اب اس انگریز کی جو میں بات کر رہا تھا اس نے جو خطبہ سنا اور جس کی وہ ڈاکٹر صاحب کے پاس بہت تعریف کر رہا تھا وہ لین دین کے معاملات میں جو باتیں کی تھیں ان پر تھا۔ اسی سے وہ بڑا متاثر تھا کہ یہ آجکل کے وقت کی بہت ضرورت ہے۔ تو فرمایا کہ ایسا چٹکلہ چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے۔ پھر کبھی اتفاق ہو تو پھر سہی۔ ''غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں کیونکہ آج کل خدا کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اگر صحابہ اس زمانے میں ہوتے تو لوگ انہیں سودائی کہتے۔ دن رات بیہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکروں سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے''۔ حضرت مسیح موعود اپنی مثال دے رہے ہیں کہ: ''ایک شخص علی گڑھی غالباً تحصیلدار تھا''۔ آپ لوگ تو سارے جانتے ہیں کہ تحصیلدار کیا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ایک تحصیلدار تھا۔ ''مَیں نے اس کو کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ سے ٹھٹھا کرنے لگا۔'' مذاق کرنے لگا۔ ''مَیں نے دل میں کہا مَیں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ وقت آ گیا کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا یا چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ بعض اوقات سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شقی ہے''۔ یعنی بعضوں کی اچھی فطرت بھی ہوتی ہے لیکن لگتا اس طرح ہی ہے جس طرح یہ لوگ سخت دل کے ہیں۔ ''یاد رکھو ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے۔ بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت میں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مفید ہے۔'' یہ پیرا میں نے لیا ہے اس سے پہلے دواؤں کا بیان چل رہا ہوگا فرماتے ہیں: ''ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقع پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 144 جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ عوام، متوسط درجے کے امراء''۔ فرمایا کہ: ''عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں'' تھوڑی عقل والے ہوتے ہیں۔ ''ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے''۔ جو بالکل ان پڑھ ہو یہاں تو اللہ کے فضل سے آپ کو ایسے لوگ نہیں ملتے۔ لیکن ہمارے ملکوں میں ایسے ہوتے ہیں۔ ''امراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں اور ان کا تکبر اور تعلّی اور بھی سدّ راہ ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہئے کہ وہ ان کی طرز کے موافق ان سے کلام کرے۔ یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو۔ فرمایا کہ ''عوام کو (۔) کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہئے اور اوسط درجہ کے لوگ فرمایا کہ زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو (۔) کی جاوے۔ وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 161-162 جدید ایڈیشن)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جب حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب کو لندن بھجوایا تو اسی اصول کے تحت یہ بھی نصیحت فرمائی کہ گاؤں کے لوگ حق کو مضبوطی سے قبول کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا لندن سے دور کسی چھوٹے سے گاؤں میں جا کر رہیں۔ یعنی کچھ وقت گزاریں، دعائیں کریں اور دعوت کریں اور پھر دیکھیں کہ دعوت الی اللہ کا کتنا اثر ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ یہ بھی نصیحت کر دی کہ یاد رکھیں کہ یہ لوگ سختی بھی کریں گے لیکن سمجھیں گے بھی۔ اس لئے سختی سے گھبرانا نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''جس قدر زور سے باطل حق کی مخالفت کرتا ہے اسی قدر حق کی قوت اور طاقت تیز ہوتی ہے''۔ یعنی جھوٹ سچ کی جتنا مخالفت کرتا ہے اتنی ہی سچ کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ''زمینداروں میں بھی یہ بات مشہور ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اسی قدر ساون میں بارش زیادہ ہوتی ہے''۔ یعنی جتنی زیادہ گرمی ہو اتنا بارش زیادہ آ جاتی ہے، بارشوں کے موسم میں۔ ''یہ ایک قدرتی نظارہ ہے۔ حق کی جس قدر زور سے مخالفت ہو اسی قدر وہ چمکتا اور اپنی شوکت دکھاتا ہے۔ ہم نے خود آزما کر دیکھا ہے۔ جہاں جہاں ہماری نسبت زیادہ شور و غل ہوا ہے وہاں ایک جماعت تیار ہو گئی اور جہاں لوگ اس بات کو سن کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں زیادہ ترقی نہیں ہوتی''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 310-311)

آپ بھی، جو لوگ باہر نکل سکتے ہیں باہر نکلیں، دعائیں کرتے ہوئے یہاں کی جو چھوٹی جگہیں ہیں ان میں رابطے بڑھائیں۔ اور ان لوگوں میں نسبتاً سادگی زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں بھی چھوٹے قصبوں میں سادگی زیادہ ہے۔ تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ایک موقع ایسا آئے گا کہ باہر سے ہمارا پیغام اندر بڑے شہروں میں آنا شروع ہوگا پہنچنا شروع ہوگا۔ کیونکہ مقامی لوگ ہی اس کو پھیلائیں گے اور یہ مَیں نے مختلف ملکوں میں بھی دیکھا ہے کہ جہاں بھی احمدی چھوٹی جگہوں پر ایکٹو (active) ہیں۔ ان کے رابطے بڑی جگہوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ اور وہاں مقامی لحاظ سے جو بڑے لوگ ہیں، رابطوں میں ان کو بھی وہ لے آتے ہیں، عوام کو بھی لے آتے ہیں، اوسط درجے کے لوگوں کو بھی لے آتے

ہیں۔لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہماری کوشش اور رابطوں میں اور دعاؤں میں بہت کمی ہے۔یہ بڑھانے کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی ہوگی۔

حضرت مصلح موعود نے حضرت قاضی عبداللہ صاحب کو ایک یہ نصیحت بھی فرمائی تھی کہ دعاؤں پر بہت زور دینا ہے۔اور صرف اپنی کوشش پہ کبھی انحصار نہیں کرنا۔اور پھر ایک یہ نصیحت فرمائی تھی کہ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود کا غور سے مطالعہ کریں تو اس سے بھی انشاء اللہ علم میں اضافہ ہوتا ہے۔اور پھر یہ فرمایا کہ اپنی سوچ اونچی رکھیں۔دل میں یہ رکھیں کہ آپ نے یورپ کو فتح کرنا ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے تو ماننا نہیں۔ان میں سے بھی سعید فطرت لوگ پیدا ہو سکتے ہیں اور انشاء اللہ ہوں گے اور ہو رہے ہیں۔میں پھر یہی کہتا ہوں کہ سوچ اونچی رکھیں جس طرح حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔اور مستقل مزاجی سے کام کرتے رہیں اور صرف دنیا کمانے کی طرف ہی توجہ نہ دیں بلکہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کی طرف بھی توجہ دیں۔جب آپ احمدیت کے نام پر یہاں سائلم لیتے ہیں تو احمدیت کی خدمت کا بھی حق ادا کریں اور پیغام پہنچائیں نہ کہ یہاں کی رنگینیوں میں گم ہو جائیں۔تو اگر اس طرح اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اور کوشش سے پیغام پہنچائیں گے تو خدا تعالیٰ انشاء اللہ برکت ڈالے گا۔اللہ کرے کہ آپ سنجیدگی سے اس بارے میں کوشش کریں۔

لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دعوت الی اللہ کرو وہاں یہ بھی شرط ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا نیک اعمال بجالانے والا ہو۔اور وہی داعی الی اللہ فرمانبرداروں میں سے ہے جو نیک عمل بھی کر رہا ہے۔یہ نہیں کہ دوسروں کو (۔) ہو اور خود نمازوں کی بھی کوئی پابندی نہ ہو، لوگوں کے حق ادا کرنے والے نہ ہوں، عزیزوں رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آنے والے نہ ہوں۔کیونکہ برکت بھی اسی داعی الی اللہ کے کام میں پڑے گی جس کے اپنے عمل بھی ایسے ہوں گے کہ جو دینی تعلیم سے مطابقت رکھتے ہوں گے۔یہاں کے لوگ بڑے ہوشیار ہیں۔آپ کی ذرا سی کوئی غلطی کو پکڑ کر وہ آپ کو بتائیں گے۔اور یہ ہر جگہ ہوتا ہے۔اس لئے قانون کی پابندی کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔اور پھر اس کے ساتھ ساتھ عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔کیونکہ یہی (۔) کی تعلیم ہے کہ (۔) اس بات کی کرو یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ وہ بات کہو جس پر سو فیصد خود بھی عمل کر رہے ہو۔ برکت تبھی پڑے گی ورنہ تو تم خود بھی ہو سکتا ہے کہ کہہ کچھ رہے ہو اور کر کچھ رہے ہو اور تمہارا گناہ گاروں میں بھی شمار ہو سکتا ہے۔جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(۔) (الصّف : 3-4) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو کہ جو تم کرتے نہیں۔

تو داعی الی اللہ کے لئے اپنے پاک نمونے بھی قائم کرنا بہت ضروری ہے اور یہ ہر ایک کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ چاہے کوئی دعوت الی اللہ کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ ہر احمدی کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کیونکہ وہ جب احمدیت کی طرف منسوب ہوتا ہے تو لوگوں کی اس پر نظر رہتی ہے۔اس کا کوئی بھی غلط کام، غلط حرکت، احمدیت کو جھٹلاتے ہیں۔اور ایک احمدی کی کوئی بھی غلط حرکت ایک اچھے دعوت الی اللہ کرنے والے کے کام پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔اس لئے اگر خود دعوت الی اللہ نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنے اعمال اتنے درست ہوں کہ دوسرے داعیان الی اللہ کی مدد ہو سکے۔کبھی کوئی انگلی آپ پہ یہ کہتے ہوئے نہ اٹھے کہ پہلے اپنوں کو تو سنبھالو، پہلے اپنے لوگوں کی حالت تو درست کرو۔اس لئے ہر احمدی اپنی اصلاح کی طرف ہمیشہ کوشش کرے، توجہ دیتا رہے۔اپنے آپ کو اگر حضرت مسیح موعود کی جماعت سے منسوب رکھنا ہے تو اپنی اصلاح بھی ہمیں کرنی ہوگی تاکہ کوئی بھی شخص جماعت کا، (۔) کا پیغام پہنچانے میں روک نہ بنے۔

بہر حال دعوت الی اللہ کے لئے عمل صالح بھی بہت ضروری ہے اور جب اپنے عمل نیک ہوں گے تو آپ دوسروں کو کہنے میں بھی حق بجانب ہوں گے۔ورنہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہتے کچھ ہو اور کرتے کچھ ہو۔اس طرح تو تم گناہ گار بن رہے ہو۔ثواب لینا تو علیحدہ رہا، گناہ میں حصہ لے رہے ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:’’(۔) کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے (۔) کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 615 جدید ایڈیشن)

آپ نے یہاں دو باتیں بیان فرمائیں اور اسی قرآنی حکم کے تحت بیان فرمائیں۔کہ پہلے اپنے نمونے درست کرو، اپنی حالت درست کرو، اپنے اعمال درست کو، پھر دعوت الی اللہ کرو (۔) کرو، اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا۔انشاء اللہ

پھر آپ فرماتے ہیں:’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدینے کی کیا حالت ہوگئی تھی۔ ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے۔پس اس تبدیلی کو مدنظر رکھو اور آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو۔آنے والی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی۔اور اسی نمونہ کو دیکھیں گی۔اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے‘‘۔

پھر دعوت الی اللہ تو ہے ہی جو ہمارا کام ہے اگر اپنے نمونے نیک نہیں ہوں گے تو اپنی نسلوں کو بگاڑنے والے ہوں گے۔کیونکہ وہ بھی آپ کا نمونہ دیکھ رہی ہوں گی۔’’انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے۔وہ نمونہ سے بہت جلد سبق لیتا ہے۔ایک شرابی اگر کہے کہ شراب نہ پیو، یا ایک زانی کہے کہ زنا نہ کرو، ایک چور دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو تو ان کی نصیحتوں سے دوسرے کیا فائدہ اٹھائیں گے۔بلکہ وہ تو کہیں گے کہ بڑا ہی خبیث ہے۔وہ جو خود کرتا ہے اور دوسروں کو اس سے منع کرتا ہے۔جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ایسے واعظوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 518 جدید ایڈیشن)

خدا کرے کہ ہم دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دینے والے بھی ہوں اور عمل صالح کرنے والے بھی ہوں۔تبھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت میں شمولیت کی صورت میں حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کی وجہ سے جو انعام دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور شکر گزار بندے بنتے ہیں اور شکر گزار ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔اور جب یہ شکر گزاری قائم رہے گی اور عمل بھی قائم رہیں گے ساتھ ساتھ چلتے رہیں گے تو تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبرداروں میں شمار ہوں گے۔

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ گزشتہ کوتاہیوں پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگیں اور مغفرت طلب کریں اور آئندہ ایک جوش اور ایک ولولے اور جذبے کے ساتھ احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آگے بڑھیں۔ابھی دنیا کے بلکہ اس صوبہ کے، سکاٹ لینڈ کے بہت سے حصے ایسے ہیں جہاں احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا، کسی کو احمدیت کے بارے میں پتہ ہی نہیں ہے۔ پس بہت زیادہ کوششوں کی ضرورت ہے، دعاؤں کی بھی ضرورت ہے تبھی ہم اس دعوے میں سچے ہو سکتے ہیں کہ ہم تمام دنیا کو............ کے جھنڈے تلے لے کر آئیں گے انشاء اللہ۔اور اسی لئے ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہے اور آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔اور یہ سب کچھ حاصل کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود نے جو نسخہ ہمیں دیا ہے وہ یہ ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت،

خداتعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔
جب نماز پڑھوتو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک کی بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی سے متعلق ہو،خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو“۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ303)
اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

از افاضات حضرت خلیفة المسیح الرابع

سورۃ فاتحہ میں صراط مستقیم کی دعا تخلیق کی ہر شکل پر حاوی ہے

حضرت خلیفة المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29/اکتوبر 1982ء بمقام بیت اقصیٰ ربوہ میں سورۃ فاتحہ کی وسعت بیان فرمائی اور فرمایا کہ اس سورۃ کے زاویے اور نظارے لامحدود ہیں۔مختلف زاویوں سے اس کے رخ بدلتے ہیں تو حیرت انگیز حسین نظارے دکھائی دیتے ہیں۔فرمایا کہ اس سورۃ میں صراط مستقیم کی دعا بھی دکھائی گئی ہے۔حضور نے صراط مستقیم کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

صراط مستقیم

اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس مضمون کی طرف پھیری کہ صراط مستقیم دراصل وہ راستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہر مخلوق کو بالآخر اس تک پہنچائے گا۔اور اس کی دو شکلیں ظاہر ہوتی ہیں۔ایک صراط مستقیم ہے جو منعم علیہ گروہ کا راستہ ہے اور دوسری وہ راہ ہے جس پر خدا کے وہ بندے چلتے ہیں جو مغضوب ہو جاتے ہیں یا گمراہ ہو جاتے ہیں اور ضالین کے زمرہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔

چنانچہ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے میری نگاہ صراط مستقیم کی شکل میں پہلی آیات کی طرف مبذول فرما دی۔دراصل الحمدللہ......میں جس راستہ کا ذکر فرمایا گیا ہے، یہ حمد کا رستہ ہے جو مالک یوم الدین پر ختم ہوتا ہے، وہی صراط مستقیم ہے اور صراط مستقیم کے دونوں پہلو اس آیت میں بیان فرما دیئے گئے ہیں۔

مالکیت کا اختیار

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے مخلوق کی ہر شکل بالآخر اپنے رب تک اس طرح پہنچتی ہے کہ وہ اس پر مالک یوم الدین کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔مالک یوم الدین سے کیا مراد ہے۔قرآن کریم دوسری جگہ اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ (۔) (الانفطار آیت :20) یعنی کوئی نفس نہ کسی دوسرے نفس کا مالک ہوگا نہ اپنے نفس کا اور ہر قسم کی مالکیت اور اختیار خالصتہً اللہ کا ہوگا۔گویا اس جہان میں جو ہم عارضی مالک بنائے گئے تھے خواہ اشیاء کے مالک ہوں یا صفات کے، اس عارضی مالکیت سے ہر وجود کلیتہً عاری ہو چکا ہوگا۔نہ اس کی ذاتی صفات ہوں گی۔نہ مالکیت کی دوسری شکلوں پر اسے کوئی اقتدار ہوگا اور کلیتہً نیست ہو کر اپنے رب کے حضور لوٹے گا۔اسے کسی چیز پر بھی اختیار اور قبضہ نہیں رہے گا۔یعنی انجام کار صرف خدا ہی مالک ہوگا۔ہر چیز اس کی طرف لوٹ چکی ہوگی۔اور ہر مخلوق ہر دوسری چیز سے عاری ہو چکی ہوگی۔

مادہ کی اپنے رب کی طرف واپسی

یہ جو مضمون ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا، یہ تخلیق کی ہر شکل پر حاوی ہے۔انسان بھی اس کے دائرہ میں ہے۔حیوان بھی اس کے دائرہ میں ہے۔نباتات بھی اس کے دائرہ میں ہیں اور جمادات بھی اس کے دائرہ میں ہیں۔اور ہر چیز اس حالت میں اپنے رب کی طرف لوٹتی ہے کہ ذاتی طور پر اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔آج کی سائنس نے مادہ کے اپنے رب کی طرف لوٹنے کا جو نقشہ کھینچا ہے اس میں بھی بعینہ مالک یوم الدین کی تفسیر نظر آتی ہے۔چنانچہ سائنسدان آسمانوں کی اجسام پر غور کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے کہ بہت سے بڑے بڑے ستارے جو ہمارے سورج سے سینکڑوں گنا بڑے ہیں اچانک کہیں غائب ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔اور اتنی شدید قوت کا ایک مرکز ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے کہ ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔وہ اس مرکز میں ڈوب جاتے ہیں اور پھر ان کی کوئی خبر نہیں ملتی۔

ستارے کہاں غائب ہوتے ہیں

یہ تو آج کی دنیا میں ایک عام بات ہو چکی ہے۔یہ کوئی نئی خبر نہیں رہی لیکن جس طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ سائنسدانوں کی یہ تحقیق ہے کہ آخر وہ کیا بن جاتے ہیں اور کہاں چلے جاتے ہیں۔اس آخری صورت کے متعلق سائنسدان صرف اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ وہ ہمارے ادراک کی حد سے باہر نکل جاتے ہیں اور یہ کہنے کے باوجود خود بھی نہیں سمجھ سکتے کہ یہ حالت ہے کیا چیز؟ وہ کہتے ہیں کہ جب بھی یہ ستارے غائب ہوتے ہیں تو ایک ایسے ستارے کی طرف حرکت کرتے ہوئے غائب ہو جاتے ہیں جو پہلے ہی سمٹتے سمٹتے ایک نقطہ کی شکل اختیار کر گیا ہوتا ہے۔گو ہم اپنی اصطلاح میں اس کو نقطہ کہتے ہیں۔لیکن نہیں جانتے کہ وہ نقطہ ہے بھی کہ نہیں۔کیونکہ اس نقطہ کی کوئی خبر باہر کی دنیا کو معلوم نہیں ہو سکتی۔اس کے وجود کا صرف اس طرح پتہ چلتا ہے کہ اردگرد بعض دفعہ اتنے بڑے فاصلوں پر سے ستارے ڈول کر اس کی طرف آ جاتے ہیں کہ جن کا فاصلہ شعاع کی رفتار سے ناپا جائے جو تقریباً ایک لاکھ 86 ہزار میل فی سیکنڈ ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک سال میں ایک شعاع جتنا فاصلہ طے کرتی ہے اس سے ہزاروں گنا زیادہ فاصلہ کی دوری پر موجود ستارے بھی اس ناقابل فہم نقطہ کی غیر معمولی، بے پناہ کشش ثقل سے مغلوب ہو کر ڈولنے لگتے ہیں اور اپنے مدار سے ٹوٹ کر قوت کے اس مرکز کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور بالآخر اس کی طرف سفر کرتے کرتے اس کے اندر ڈوب کر غائب ہو جاتے ہیں۔

اور وہ نقطہ پھر بھی ایک نقطہ ہی بنا رہتا ہے جس کے اندر سورج سے ہزاروں گنا زیادہ مادہ غائب ہونے کے باوجود اس کا کوئی حجم نہیں بڑھتا۔اس کی سائنٹیفک اصطلاح میں Even Horizon کہا جاتا ہے اور اس کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ جب دنیا کے سارے قوانین جن کے تابع تخلیق ایک شکل سے دوسری شکل میں تبدیل ہوتی ہے اور وہ تمام صفات جو مادہ کی ذاتی صفات ہیں وہ کلیتہً اس مادہ سے الگ ہو جائیں اور مادہ ہر قسم کی ذاتی صفت سے عاری ہو جائے اس کا نام ایوینٹ ہورائزن ہے۔یعنی عدم اور وجود کے درمیان حد فاصل پر ہونے والا واقعہ۔اس موقع پر چونکہ مادہ اپنی ہر صفت سے عاری ہو جاتا ہے اس لئے ہم اس کو عدم کہتے ہیں۔مادہ یہاں پہنچ کر کیا شکل اختیار کر جاتا ہے؟ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں سوچ سکتے کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے کوئی خبر نہیں آتی۔یک طرفہ راستہ ہے اور واپسی کی ایک بھی راہ نہیں ہے۔نہ غیر مرئی ریڈی ایشن کے ذریعہ، نہ ہمیں نظر آنے والی روشنی کے ذریعہ، نہ کسی اور شکل مثلاً آواز وغیرہ کی شکل میں۔کوئی خبر پھر وہاں کی نہیں آتی۔مادہ کا ذاتی صفات سے کلیتہً مبرا ہونا بالکل وہی چیز ہے جس کو سورہ فاتحہ نے مالک یوم الدین کے حضور حاضر ہونے کا نام دیا ہے یعنی ایسی ذات کی طرف لوٹ جانا کہ جب کسی چیز کی کوئی بھی ذاتی صفت باقی نہیں رہے گی۔خدا ہر چیز کا مالک ہوگا اور مخلوق اپنی تمام ذاتی ملکیتوں اور ذاتی صفات سے عاری ہو جائے گی۔گویا اپنے آغاز کی طرف لوٹ جائے گی اور اسی کا نام عدم ہے بغیر صفت کے کسی کا وجود تصور ہی نہیں ہو سکتا۔اسی لئے سائنسدان کہتے ہیں کہ عدم کی تعریف ہی یہ ہے کہ کوئی چیز صفات سے کلیتہً عاری ہو جائے۔وہ کہاں لوٹتی ہے، اس کے متعلق وہ کچھ نہیں جان سکتے۔وہ شکست کو تسلیم کرتے ہیں اور خواہ انسان اپنی تحقیقات میں کتنی بھی مزید ترقی کرے وہ تصور کر ہی نہیں سکتا کیونکہ حقیقت میں یہ سب چیزیں اپنے رب کی طرف لوٹتی ہیں۔اسی طرح جاندار اپنے رب کی طرف لوٹتے ہیں۔اسی طرح انسان اپنے رب کی طرف لوٹتا ہے۔

مالک یوم الدین کی منزل

اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ یہی ہے کہ ہر چیز نے بالآخر جب بھی وہ تخلیق کا جامہ پہنتی ہے سفر کرتے ہوئے ایک منزل تک پہنچنا ہے جو اس کے خالق یعنی مالک یوم الدین کی منزل ہے۔گویا دنیا میں جب بھی کوئی چیز پیدا ہوتی ہے وہ معاً ایک سفر شروع کر دیتی ہے اور وہ سفر بالآخر خدا کی ذات پر اس طرح منتج ہوتا ہے کہ وہ مالک یوم الدین ہوتا ہے اور ہر چیز اپنی صفات سے خلقیت سے کلی طور پر عاری ہو کر پہنچتی ہے۔

(الفضل 27/نومبر 1982ء)

☆......☆......☆......☆

تحریک وقف جدید کی اہمیت

حضرت خلیفة المسیح الثانی اس بابرکت تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔”یہ کام خداتعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔میرے دل میں چونکہ خداتعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خداتعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دیگا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5جنوری 1958ء)

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 39857 میں صوفیہ اشفاق بنت شیخ اشفاق احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی الف ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 2 گرام -/1800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صوفیہ شفاق گواہ شدنمبر 1 آفاق احمد وصیت نمبر 34315 گواہ شدنمبر 2 عنایت اللہ وصیت نمبر 23596

مسل نمبر 39858 میں صحر اشفاق بنت شیخ اشفاق احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی نمبر 1 ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ 17-9-04 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سحر اشفاق گواہ شدنمبر 1 آفاق احمد وصیت نمبر 34315 گواہ شدنمبر 2 عنایت اللہ وصیت نمبر 23596

مسل نمبر 39858 میں زوبیہ عنبر زوجہ شیخ فراز احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی حلقہ اقبال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزن 32 گرام مالیت -/16000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ 17-9-04 سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ زوبیہ عنبر گواہ شدنمبر 1 آفاق احمد وصیت نمبر 34315 گواہ شدنمبر 2 عنایت اللہ وصیت نمبر 23596

مسل نمبر 39860 میں ذوالفقار ولد حکیم محمد یار قوم سدھو پیشہ کارکن نظارت دیوان عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/45 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3350 روپے ماہوار بصورت الاؤنس کارکن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ذوالفقار احمد گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد انور ولد عبدالسمیع انور مکان نمبر 12/49 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شدنمبر 2 رضوان سلیم ولد محمد 11/44 دارالعلوم وسطی ربوہ

مسل نمبر 39861 میں امتہ النصیر زوجہ محمد مسعود احمد طارق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 29/50 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی 154 گرام 600 ملی گرام مالیتی -/110539 روپے۔ 2۔ حق مہر مبلغ -/10000 روپے بذمہ خاوند۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ النصیر گواہ شدنمبر 1 محمد مسعود احمد طارق وصیت نمبر 32714 گواہ شدنمبر 2 ماسٹر نذیر احمد ولد عمر دین مرحوم 16/2 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ

سانحہ ارتحال

مکرم قاضی عبدالحمید صاحب بیوت الحمد ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی دین محمد صاحب مرحوم مورخہ 5 اور 6 دسمبر 2004ء کی درمیانی شب کو بعمر 95 سال انتقال کرگئیں۔ آپ کا جنازہ 8 دسمبر کو بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ قادیان کے ایک پرانے اور مخلص خاندان سے تعلق تھا۔ ان کے خاوند محترم قاضی دین محمد صاحب لمبا عرصہ حضرت ام طاہر کے گھر کے دربان رہے۔ مرحومہ بھی خاندان حضرت مسیح موعود سے گہرا اور خادمانہ تعلق رکھتی تھیں۔ آپ محترم محبوب احمد نسیم صاحب سیکرٹری مال فرانکفرٹ جرمنی کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سردیوں میں جوڑوں کے درد
اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں
فی ڈبی 60 روپے کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 04524-212434 فیکس: 213966

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
گھر: 04521-214489
موبائل: 0303-6743501
طالب دعا: الحاج میاں قمر احمد

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

عزیز ہومیو پیتھک
گولبازار ربوہ
فون: 212399
نوٹ
جمعۃ المبارک کو سٹور رکلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔
انشاءاللہ

درخواست دعا

مکرم شعیب احمد صاحب دارالفتوح غربی ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سانس کی تکلیف اور بخار کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں اسی طرح ان کا چھوٹا بیٹا ظافر احمد بھی بخار کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم وقار احمد صاحب ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ کی صحت پہلے سے بہت بہتر ہے احباب سے مزید دعا کی درخواست ہے۔

مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ کی بیماری سے شفا ہو رہی ہے۔ احباب سے مزید دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد صاحب بجہ انسپکٹر الفضل، توسیع اشاعت الفضل چندہ جات اور بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ صفحہ 1

میں دفتر باقاعدگی سے حاضر ہو رہا ہوں۔ سینکڑوں احباب نے فون، فیکسز اور زبانی طور پر عیادت کی ہے میں ان سب احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

ربوہ میں طلوع و غروب 21 دسمبر 2004ء

طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	3:39
غروب آفتاب	5:10
وقت عشاء	6:38

الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2605
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ملک ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
042-666-1182
0320-4810882

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9401442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا: قدیر احمد، حنیف احمد

البشیر
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پیج کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
04524-214510-04942-423173

Car for sale
SUZUKI FX 1987 Model, good working condition
Demand Rs.63000/-
Contact: - Farrukh Luqman, 829-C, Faisal Town, Lahore
Mobile# 0303-6476707
Home 042-5177124

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
642805-632608

عمر اسٹیٹ
اقرا ٹاؤن لاہور میں احمدی احباب اپنے پلاٹس کی خرید و فروخت کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔
فون 042-5301549-50
موبائل 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G-4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

ضرورت سیلز سٹاف
ہومیو پیتھک ادویات کی سیل کیلئے محنتی ٹرینڈ / ان ٹرینڈ سیل سٹاف کی ضرورت ہے جو ماہانہ کم از کم 25 دن مارکیٹ میں رہ سکیں۔ تنخواہ کے علاوہ T.A./D.A اور کمیشن بھی دیا جائے گا۔ جس کے لئے اپنے مکمل کوائف بمع تصویر صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 30 دسمبر 2004ء تک پوسٹ بکس نمبر 4038 لاہور پر روانہ کریں۔

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212837 رہائش: 214321

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
شادمان کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود
فون آفس: 5745695 موبائل: 0320-4620481

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ٹویوٹا، سوزوکی، مزدا، ڈائسن و معیاری پاکستانی پارٹس
M-28 آٹو سنٹر، بادامی باغ لاہور
طالب دعا: شیخ محمد الیاس، داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون: 7725205

برائے فروخت
اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ
0300-8437992

انگریزی ادویات و میڈیکل جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

LET YOUR DREAMS COMES TRUE
Higher Education In Foreign Countries
We provide services for admission & study visa in USA, Canada, UK, Switzerland, Australia, Cyprus.
Free study In Finland, Germany, Sweden, Denmark & Norway.
Join our IELTS, TOEFL, German Language, SatI/II & GMAT Classes
Hostel facility is also available.
For further information please contact: Farrukh Luqman Cell:0303-6476707
Education concern (the renaissance school)
3-Ali Block New Garden Town, Lahore, Pakistan
(Near Kalma Chowck & Zanib Memorial Hospital)
Off # 042-5858471,5863102 Cell: 0333-4360936 Fax # 042-5860883
E-mail: edu_concern@cyber.net.pk, url: www.educoncern.tk

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

C.P.L 29

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
سلور لنک پرنٹنگ پریس کی جانب سے نئی برانچ سب لائم فلیکسو پرنٹر
پروپرائٹر: وسیم احمد شیخ
SUB LIME FLEXO PRINTER
کا اجراء۔ کوریا سے درآمد شدہ FLEXO DIGITAL PRINTER کے ذریعے سائن بورڈ، بل بورڈ، فلیکسو سائن، بینرز وغیرہ بنوانے کے لئے خدمت کا موقع دیں۔
سلور لنک پرنٹنگ پریس درانی سٹیشن، 12 رائل پارک لاہور
6369887
6308750